باب
5

پاکستان میں فنِ تعمیر کی تاریخ
(History of Architecture in Pakistan)

اس باب میں پاکستان کے فنِ تعمیر اور یادگار تاریخی عمارات کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ باب پرانی عمارات کی معلومات کے ساتھ ساتھ فنِ تعمیر کو آرٹ کے درجے پر سمجھنے میں معاون و مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ اس باب میں زمانہ قدیم سے لے کر موجودہ دور کی چند عمارات کی مثالیں بیان کی گئی ہیں۔

پاکستان کے حدودِ اربعہ کے اندر تعمیر ہونے والی تاریخی عمارات اس کے فنِ تعمیر کی تاریخ کو بیان کرتی ہیں۔ ان کو دو مختلف ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا دور اسلام کی آمد سے قبل اور دوسرا اسلامی دور کہا جا سکتا ہے۔ اسلام کی آمد سے قبل اس خطے میں جو عمارات موجود تھیں وہ پہلی قسم سے تعلق رکھتی ہیں جن میں وادیِ سندھ کی تہذیب کے آثار اور بُدھ مت مذہب سے تعلق رکھنے والی عمارات شامل ہیں جب کہ اس خطے میں اسلام کی آمد کے بعد بہت ساری عمارات تعمیر کی گئیں۔ ان میں چند ایک مشہور مثالیں مغلیہ دور کی یا ان کے بعد تعمیر کی گئیں دوسری قسم میں شامل کی جاتی ہیں۔

وادیِ سندھ کی تہذیب دُنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ یہ تہذیب سات ہزار سے پانچ ہزار سال قبل مسیح سے تعلق رکھتی ہے۔ اس تہذیب کے پرانے شہر مہر گڑھ، ہڑپہ اور موہنجوداڑو کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ ان شہروں کے آثار فنِ تعمیر اور کئی فن پاروں کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہیں۔

5.1 موہنجوداڑو میں ایک بڑا حمّام (Great Bath at Mohenjodaro)

وادیِ سندھ کی تہذیب شہر بندی کے فن میں ایک مثال سمجھی جاتی ہے جس کی شہر بندی کو عام طور پر دو حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک حصّہ قَلعَہ اور دوسرا زرّیں شہر کہلاتا ہے۔ قلعے میں اہم سماجی، مذہبی اور انتظامی امور سے تعلق رکھنے والی عمارات جو اونچے اونچے چبوتروں پر بنائی جاتی تھیں تاکہ سیلاب کے موسم میں تباہ ہونے سے بچ سکیں اور زرّیں حصّے میں زیادہ تر رہائشی مکانات تعمیر کیے جاتے تھے۔

موہنجوداڑو کے قلعے کے حصّے میں کھدائی کے بعد جو عمارات دریافت ہوئیں ان میں بڑا حمّام، اناج کے گودام، درس گاہ اور اسمبلی چیمبرز شامل ہیں بڑا حمام وادیِ سندھ کی تہذیب میں تعمیر ہونے والی عمارتوں میں کافی اہمیت کا حامل ہے۔

اس عمارت کو آثارِ قدیمہ کے برطانوی ماہر سر جان مارشل نے 1926ء میں دریافت کیا، اس میں بڑے حمام کا تالاب انتالیس (39) فٹ لمبا تئیس (23) فٹ چوڑا اور آٹھ (8) فٹ گہرا ہے۔ اس کے شمالی اور جنوبی اطراف میں سیڑھیاں بنائی گئی ہیں جو اس حمام میں داخل ہونے کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ اس حمام کو چمک کے بغیر اینٹوں سے تعمیر کیا گیا تاکہ پھسلنے سے محفوظ رہا جا سکے۔ تالاب کے چاروں اطراف اوپری سطح پر ہموار راستے بنائے گئے ہیں۔ تالاب کے فرش کو بنانے کے لیے اینٹوں کے درمیان جپسم جیسا مصالحہ استعمال کیا گیا ہے تاکہ پانی کو تالاب کے اندر ذخیرہ کیا جا سکے اس کے جنوب مغربی حصّے میں اینٹوں کی مدد سے ایک نالی بنائی گئی ہے جو تالاب کے ڈھلوانی حصّے

Web version of PCTB textbooks

سے جُڑی ہوئی ہے، جہاں سے پانی ایک اور محرابی سرنگ میں داخل ہوجاتا تھا اس تالاب کے تین اطراف میں برآمدے تعمیر کیے گئے ہیں جن کے عقب میں کمرے بھی بنائے گئے ہیں۔ ان کمروں میں سے ایک کمرے میں کنواں بھی بنایا گیا ہے جہاں سے اس حمام کے تالاب میں پانی فراہم کیا جاتا تھا۔ کمروں کے اندرونی حصّوں میں سیڑھیاں بھی بنی ہوئی ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ ہیں کہ یہ کمرے ڈبل سٹوری تعمیر کیے گئے تھے جو اب تباہ ہو چکے ہیں۔ اس حمام کے شمالی حصے میں کچھ اور چھوٹے حمام بھی بنے ہوئے ہیں۔ ہر حمام ایک الگ نالی سے جڑا ہوا ہے اور یہ نالیاں ایک بڑے نالے سے ملتی ہیں ان کے فرش بالکل ہموار بنائے گئے ہیں۔

شکل 5.1: موہنجوداڑو کا بڑا حمام

خلوت اور پردے کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ان حماموں کے دروازوں کو ایک دوسرے کے بالکل مختلف سمت رکھا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حمام کسی بڑی مذہبی رسم کے لیے استعمال ہوتا ہوگا۔ لوگ بڑے حمام کو استعمال کرنے کے بعد الگ الگ حماموں کو استعمال کی اہمیت سے واقف تھے۔ حمام میں استعمال ہونے والا پانی آخر میں ایک بڑے نالے کے ذریعے یہاں سے خارج ہوجاتا تھا۔

5.2 جولین خانقاہ (Julian Monastery)

ٹیکسلا میں ہری پور کے مقام پر جولین نامی جگہ ہے جس کا تعلق بدھ مت کے زمانہ سے ہے۔ ایک چھوٹی پہاڑی پر جولین خانقاہ کے تباہ شدہ آثار پائے گئے ہیں۔ اس عمارت کو خانقاہ، درس گاہ یا جامعہ کہا جاتا ہے۔ اس جگہ پر ایک خانقاہ اور ایک سٹوپا (Stupa) بنا ہوا ہے اس خانقاہ میں ایک بڑا صحن ہے جس کے گرد مختلف سائز کے چھوٹے بڑے کمرے بنے ہوئے ہیں۔ کمروں سے ملحق سیڑھیاں اس بات کی نشان دہی کرتی ہیں کہ کمرے ڈبل سٹوری بنائے گئے ہوں گے۔

شکل 5.2: جولین خانقاہ ہری پور ٹیکسلا خیبر پختون خواہ

version of PCTB textbooks

جولین خانقاہ کا تعلق دوسری صدی عیسوی سے ہے اور یہ بدھ مت سٹوپا کے مغرب میں واقعہ ہے۔ اس کی بائیں جانب کے داخلی راستے پر لکڑی کے دروازے لگے ہوئے ہیں اور اس کے پیچھے پلاسٹر سے بنے پانچ مجسّموں کو آراستہ کیا گیا ہے۔ ان مجسّموں میں گوتم بُدھ کو عبادت میں مصروف بیٹھے ہوئے اور کھڑے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ان مجسّموں کو ایک دوسرے کے آگے پیچھے رکھا گیا ہے۔

اس خانقاہ میں بدھ مت کے پیروکاروں کے لیے تقریباً اٹھائیس (28) چھوٹے کمرے موجود ہیں اور اصل میں اٹھائیس اور کمرے ان کمروں کے اوپر ہی ڈبل سٹوری کی صورت میں بنائے گئے تھے جن میں جانے کے لیے شمال مغربی جانب موجود پتھر سے بنی سیڑھیاں استعمال کی جاتی تھیں۔

کھدائی کے دوران اس جگہ پر بالکنی میں لگنے والے چھجے، لکڑی کے بھالے وغیرہ درمیانی صحن کے چاروں طرف سے ملے ہیں۔ جن سے پتا چلتا ہے کہ ڈبل سٹوری کمروں کے آگے لکڑی سے بنی ہوئی بالکنی اوپر کے کمروں میں داخل ہونے کا ذریعہ تھی۔ اوپر کے کمروں کے داخلی دروازے چھوٹے تھے اور لکڑی سے بنے ہوئے تھے۔ یہ دروازے موجودہ دَور میں کافی بڑے معلوم ہوتے ہیں کیوں کہ لکڑی کے چھوٹے دروازوں کے اوپر موجود لکڑی کے موٹے فریم، مٹّی، پتّھر اور گارے سے بنے حصّے گر چکے ہیں۔ اُوپر کے تمام چھوٹے کمروں میں ایک ترچھی کھڑکی اور ایک محراب نما طاقچہ بنایا گیا ہے جو غالباً بدھ مت کے پیروکار دِیا (Lamp) جلانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔

پانچویں صدی عیسوی میں اس خانقاہ کی تمام دیواریں پلستر (Plaster) کی مدد سے ہموار بنی ہوئی تھیں۔ جن پر نقش ونگار اور تصاویر بھی بنائی گئی تھیں۔ مرکزی صحن کی دیواروں پر گوتم بدھ کے مجسمے اور اس کی زندگی سے متعلق موضوعات پر مبنی تصاویر آویزاں تھیں۔

شکل 5.3: جولین خانقاہ کا ایک اور منظر

بارش کا پانی لکڑی کی چھت کے ذریعے سے صحن میں موجود ایک چھوٹے تالاب میں اکٹھا کیا جاتا تھا۔ بدھ مت لوگ اس پانی کو اپنے مذہب کے مطابق نہانے کی رسم میں استعمال کرتے تھے۔ صحن کے مغربی حصّے میں اسمبلی ہال، باورچی خانہ، سٹور روم یا گودام، کھانا کھانے کا کمرہ اور بیت الخلا بنے ہوئے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ 455 عیسوی میں یہ خانقاہ وائٹ ہنس (White Huns) کے حملے میں بالکل تباہ کر دی گئی تھی اور اس کے بعد اسے دوبارہ تعمیر نہیں کیا جاسکا مرکزی سٹوپا کی سطح کو سٹکو (Stucco) کے ذریعے سے سجایا گیا ہے جس میں گوتم بدھ کو بیٹھے ہوئے

not for sale of PCTB textbooks

دکھایا گیا ہے اس مرکزی سٹوپا کے اردگرد کئی دوسرے سٹوپا بنائے گئے ہیں۔جن کو مرکزی سٹوپا کی طرح سجایا گیا ہے جس صحن میں سٹوپے موجود ہیں اس کو لکڑی کی چھت سے ڈھانپا گیا تھا جو اب تباہ ہو چکی ہے۔

شکل 5.5: گوتم بدھ بیٹھے ہوئے انداز میں

شکل 5.4: سٹوپا

شکل 5.6: گوتم بدھ کو بیٹھے ہوئے انداز میں دکھاتے ریلیف مجسمے

5.3 مغلیہ دور کا شاہی قلعہ، لاہور

مغل بادشاہ اکبر کے دور میں تعمیر کیے گئے محلوں اور قلعوں میں لاہور کا شاہی قلعہ کافی اہمیت کا حامل ہے۔قلعۂ آگرہ اور الٰہ آباد کا قلعہ اس دور کے دوسرے قلعوں کی مثالیں ہیں۔

بادشاہ اکبر نے مغلیہ دربار کو فتح پور سکری سے لاہور میں منتقل کیا۔اس طرح آگرہ اور دہلی کے بعد لاہور مغلیہ سلطنت کا تیسرا دارالحکومت قرار پایا۔اکبر کے دور میں شاہی قلعہ کی بھاری بھرکم اور موٹی دیواریں قلعہ کے گرد اس کی حفاظت کے لیے تعمیر کی گئیں جو تیس (30) ایکڑ کے

Web version of PCTB textbooks

رقبے کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اس رقبے میں پیولین (Pavilions) محل، بڑے بڑے صحن اور باغات تعمیر کیے گئے جو اکبر کے دور سے تعمیر کیے جانے لگے اور جہانگیر اور شاہ جہاں کے دور تک ان کی تعمیرات جاری رہیں۔

لاہور کا شاہی قلعہ فصیلِ شہر (والڈ سٹی Walled City) کے بیچوں بیچ حضوری باغ کے اندر تعمیر کیا گیا۔ اس کے مغربی جانب بادشاہی مسجد واقع ہے یہ قلعہ ایک پیچیدہ قسم کا تعمیری نمونہ ہے جس میں کئی طرح کی عوامی اور نجی عمارات مغلیہ دور میں تعمیر کی گئیں۔

اس قلعہ کی اُونچی فصیل کے درمیان پھیلی ہوئی عمارتوں کا متوازی الاضلاع 1050×1200 فٹ ہے ان عمارتوں کی ساخت ہم آہنگ اور سڈول نوعیت کی ہے۔

شکل 5.7: لاہور کے شاہی قلعہ کی اونچائی سے لی گئی ایک تصویر جس میں عالم گیری گیٹ اور حضوری باغ کے حصوں کو دیکھا جاسکتا ہے

اس قلعہ کا مرکزی دروازہ عالم گیری گیٹ کہلاتا ہے جو اس کے مغرب میں واقع ہے جب کہ ایک اور دروازہ جو اکبری گیٹ کہلاتا ہے وہ قلعہ کے مشرق میں بنایا گیا ہے قلعہ کی تعمیرات میں کچھ اہم عمارتیں جو تاریخ کے اعتبار سے مختلف اَدوار میں بنائی گئی مندرجہ ذیل ہیں:۔

اکبر کے دور کی عمارات

1۔ دولت خانۂ خاص و عام

2۔ اکبری گیٹ جسے مستی گیٹ بھی کہا جاتا ہے (پنجابی زبان میں مسجد کے لیے مسیت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہ گیٹ مسجد کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے مسیتی گیٹ کہلاتا ہے۔)

3۔ جہانگیر کا چوگوشہ

جہانگیر کے دور کی عمارات

1۔ شمال کی جانب تصویری دیوار(Picture Wall) 2۔ دولت خانۂ جہانگیر (جسے مکتب خانہ اور کلرک کوارٹر بھی کہا جاتا ہے)

3۔ کالا برج(Black Pavilion) 4۔ لال برج(Red Pavilion) 5۔ بڑی خواب گاہ

شاہ جہان کے دور کی عمارات

1۔ دیوانِ عام

2۔ شاہ برج (اس حصہ میں شیش محل(Mirror Palace)، نولکھا پویلین اور شاہ برج کا دروازہ شامل ہیں)

3۔ شاہی حمام(Royal Bath) 4۔ خلوت خانہء(Retiring Room)

5۔ موتی مسجد(Pearl Mosque)

6۔ چوگوشۂ شاہ جہان(Shah Jahan's Quadrangle) اس حصہ میں دیوانِ خاص اور شاہجہان کی خواب گاہ شامل ہیں۔

7۔ ہاتھی پول(Elephant Gate) 8۔ ہاتھی پیر(Elephant Stairs)

9۔ شاہی باورچی خانہ(Imperial Kitchen)

اورنگ زیب کے دور کی عمارات

1۔ عالم گیری گیٹ

شاہی قلعہ میں اکبر کے دور میں تعمیر ہونے والی عمارات ساخت کے اعتبار سے آگرہ انڈیا میں بنی شاہی عمارتوں سے مماثلت رکھتی ہیں۔ ان تمام عمارات کو بنانے کے لیے سُرخ پتھر کا استعمال کیا گیا ہے۔ عمارات کی تعمیر بیم اور بریکٹ سسٹم کے تحت کی گئی جب کہ سجاوٹی بریکٹ اور سنگ تراشی کا استعمال غیر معمولی خصوصیات کا حامل ہے۔

تصویری دیوار

شمال کی جانب بیرونی دیوار بے حد اہمیت کی حامل ہے کیونکہ یہ دنیا کی سب سے لمبی تصویری دیواروں میں شامل کی جاتی ہے جو شاندار، چمکدار ٹائل "موزیک ورک(Mosaic Work)" سے مزیّن ہے اور مغلیہ دور میں بنائی جانے والی کئی تصاویر کو پیش کرتی ہے۔ یہ تصویری دیوار شہنشاہ جہانگیر نے 1624ء میں بنوائی اور 1631ء میں شاہ جہاں کے دور میں مکمل ہوئی۔ یہ ہاتھی پول(Elephant Gate) سے جہانگیر چوگوشہ کے مشرقی مینار تک پھیلی ہوئی ہے۔ دیوار کی لمبائی 480 گز اور اونچائی 17 گز ہے۔ اس دیوار کو مستطیلی اور دھنسے ہوئے محرابی حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ دیوار پر کی گئی عکاسی میں ہاتھیوں کی لڑائیاں، پولو کے کھیل، شکار کے مناظر، جانوروں اور انسانوں کی تصاویر اور پھولوں کی اشکال شامل ہیں۔

Web version of PCTB textbooks

شکل 5.8: شاہی قلعہ کی تصویری دیوار

شکل 5.9: تصویری دیوار پر کیے جانے والے ٹائل ورک کی تفصیل

شیش محل

شیش محل شاہ برج کے اندر ایک بارہ دری ہے، جسے شاہ جہان نے اپنی ملکہ کے لیے تعمیر کروایا تھا۔ یہ ایک شاندار طور پر سجا ہوا کمرہ ہے۔ سامنے کا حصّہ سنگِ مرمر سے بنی کثیر برگ دار پانچ محرابوں پر مشتمل ہے، اندرونی حصّہ انتہائی آرائشی آئینہ کاری سے مزین ہے۔

شکل 5.10: شیش محل کی سامنے کی محرابیں

شکل 5.11: شیش محل کے پہلے برآمدے میں آئینہ کاری کا کام

نولکھا پویلین

شاہ برج کے اندر مغربی جانب مستطیل حجرہ ہے جِسے نولکھا پویلین کہا جاتا ہے[کہا جاتا ہے کہ اس وقت اس کی تعمیر پر نولا کھ لاگت آئی جس کی وجہ سے اس کا نام نولکھا پڑ گیا]۔ یہ پویلین شاہ جہان نے تعمیر کروایا تھا۔ اپنی طرزِ تعمیر اور سجاوٹ کے لیے بے حد مشہور ہے۔ عمارت کو مکمل طور پہ سنگِ مرمر سے بنایا گیا ہے، اس کی بنگالی طرز کی گہری خم دار چھت قابلِ ذکر ہے۔ چمک دار ٹائل کے موزیک(Mosaic) فرشتوں، جنّوں اور سلیمانی علامتوں کی تصویریں دروازے کے محرابِ شانہ کی سجاوٹ کو چار چاند لگاتے ہیں۔ پویلین میں کی گئی پرچین کاری (Pietra Dura) کی سجاوٹ کو دُنیا کی بہترین آرائشوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

شکل 5.12: نولکھا پویلین

موتی مسجد

اس مسجد کو اس کی ظاہری شکل کی وجہ سے موتی مسجد(Pearl Mosque) بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی تعمیر میں سفید سنگِ مرمر کے استعمال کی بدولت اس کی عمارت کو ایک روشن وجاہت ملی۔ یہ شہنشاہ اور اس کے آدمیوں کے لیے نجی مسجد کے طور پر تعمیر کی گئی۔ شاہی قلعہ کے مغربی جانب واقع ہے، جو مکہ میں خانہ کعبہ کی سمت کے مطابق ہے۔

شکل 5.13: موتی مسجد

Web version of PCTB textbooks

5.4 بادشاہی مسجد(1673ء-1674ء)

برصغیر پاک و ہند مغلیہ دورِ حکومت میں فن اور فنِ تعمیر کے لیے مشہور ہے جو اس دور میں اپنے عروج کو پہنچا۔ مغل دور کی آخری اہم تعمیرات میں سے ایک لاہور کی بادشاہی مسجد بھی ہے، جسے بادشاہ اورنگزیب عالم گیر نے تعمیر کروایا۔ مسجد کا محلِ وقوع اس کی اہمیت میں اضافے کا باعث ہے۔ یہ مسجد شہرِ لاہور کے اندر دریائے راوی کے قریب شاہی قلعے کے عالم گیری گیٹ کے سامنے واقع ہے۔ مسجد تک جانے کا راستہ ایک باغ سے نکلتا ہے جِسے حضوری باغ کہا جاتا ہے جو شاہی قلعے اور بادشاہی مسجد کے درمیان واقع ہے۔

Web PCTB textbooks

شکل 5.14: بادشاہی مسجد کی اونچائی سے لی گئی ایک تصویر

مسجد ایک اُونچے چبوترے پر بنائی گئی ہے جس کا نقشہ مربع شکل میں ہے۔ اس کے مشرقی جانب ایک بڑا دروازہ سیڑھیوں سے ملحق تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کی چار دیواری کے چاروں کونوں پر ایک ایک مخروطی مینار بنایا گیا ہے اس کا داخلی دروازہ ایک بڑے اور کھلے صحن میں کھلتا ہے جس کے بیچوں بیچ سنگِ ابری سے بنا وُضوخانہ تعمیر کیا گیا ہے۔ مغربی سمت کے علاوہ صحن تمام اطراف سے حجروں میں گھرا ہوا ہے یہ حجرے اس زمانے میں مدرسوں کے طور پر استعمال کیے جاتے تھے۔ صحن کے مغربی حصے میں مستطیلی شکل کا ایک بڑا کمرہ ہے جسے جائے مقدّس بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے اوپر تین بڑے بلب نما گنبد ہیں اور ان میں سے مرکزی گنبد حجم میں بڑا اور اونچا بنایا گیا ہے۔ ان گنبدوں کے اوپر ایک ایک قُبّہ بھی نصب کیا گیا ہے۔ اس جائے مقدّس کے سامنے کا حصّہ کئی محرابوں پر مشتمل ایک سکرین بناتا ہے جو اس کے صحن اور عبادت کی جگہ کو الگ الگ کرتا ہے۔ اس کے سامنے کے حصّے میں ایک مرکزی ابھری ہوئی اور بڑی محراب ہے جو ایوان کہلاتی ہے اور اس کے دونوں

اطراف میں پانچ پانچ چھوٹی محرابیں بنائی گئی ہیں۔ یہ تمام محرابیں کثیر برگ دار ہیں۔

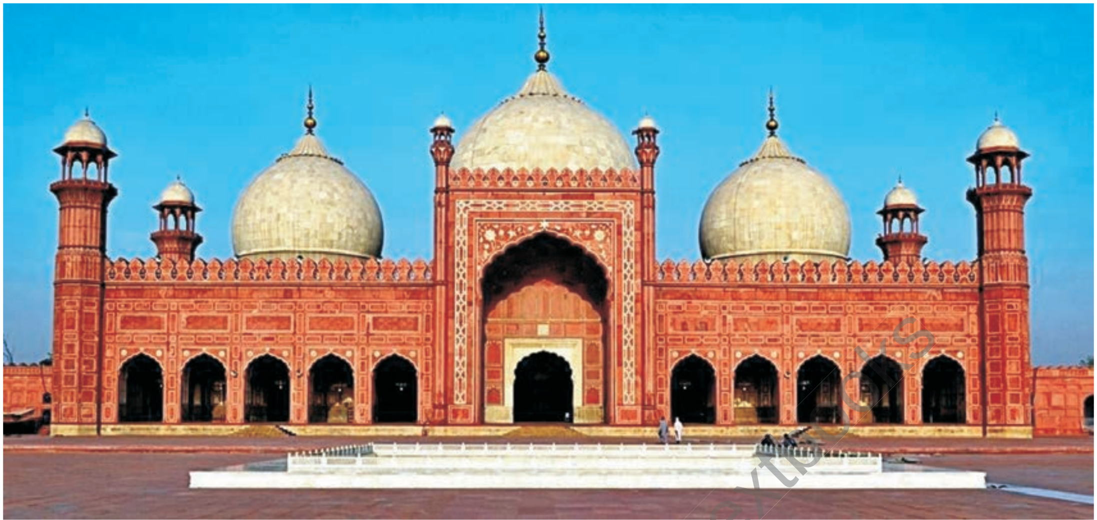

شکل 5.15: بادشاہی مسجد کے صحن میں وُضوخانہ اور جائے نماز

جائے مقدس کے سامنے کے حصّے کو تراشے ہوئے پتھر اور جڑے ہوئے سنگِ مرمر کے بنے نقش و نگار سے آراستہ کیا گیا ہے۔ اس کے اوپری حصّے پر چھوٹے چھوٹے ٹریٹ (Turret) بنائے گئے ہیں جو اس کی بیرونی دیوار کے ہر کونے پر بنائے جانے والے چھوٹے میناروں سے چھوٹے ہیں۔ تمام چھوٹے مینار اور ٹریٹ (Turret) آکٹگن (Octagon) یعنی آٹھ کونوں والے ہیں جن کے اوپر سنگِ مرمر سے بنے چھوٹے گنبدوں والے چھجے بنائے گئے ہیں ہر ایک کے اوپر قُبّہ بھی نصب کیا گیا ہے

Web version of PCTB textbooks

شکل 5.16: بادشاہی مسجد کا اندرونی حصّہ

اس مسجد کی تعمیر میں سنگِ سرخ کا زیادہ استعمال ہوا ہے جسے سفید سنگِ مرمر کے نقش ونگار سے آراستہ کیا گیا۔ سنگِ مرمر کے جڑاؤ کا م کے علاوہ اس کی سطح کو آراستہ کرنے کے لیے چھوٹے چھوٹے مستطیلی خانوں میں محرابی اشکال اور توس دانوں کے نقش بھی استعمال کیے گئے ہیں۔ اس کی اندرونی دیواروں کو فریسکو پینٹنگ سے سجایا گیا ہے جس میں پھولوں، صراحیوں اور گل دانوں کے نقش بنائے گئے ہیں۔ رنگین فریسکو پینٹنگ اور نفاست سے تراشے گئے نقش ونگار کی نزاکت کے باوجود بادشاہی مسجد کی وجاہت میں رعب اور دب دبے کا عنصر غالب ہے۔ یہ مسجد مساجد کی تعمیر کے لیے آج تک ایک متاثر کن نمونے کے طور پر جانی جاتی ہے۔

5.5 محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ

پاکستان کے بانی محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کو پاکستان کا قومی مقبرہ بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ یہ اس ملک کے بانی کی ذِی مَرتَبَت جائے مدفن ہے۔ یہ مقبرہ شہرِ کراچی کے پُرسکون مقام گلشنِ اقبال کے قریب جمشید کوارٹرز کے علاقے میں واقع ہے اور شہر کراچی کے لیے قومی اور بین الاقوامی سطح پر امتیازی علامت بن چکا ہے۔ محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ قیامِ پاکستان کے ٹھیک ایک سال بعد 1948 میں انتقال کر گئے لیکن ان کی وفات کے 12 سال بعد 1960 میں صدرِ پاکستان محمد ایوب خان نے ان کے مزار کی بنیاد رکھی۔ لکڑی اس وقت کی حکومتِ آزاد کشمیر نے فراہم کی تھی۔ مزار کے بنیادی حصّے میں جناح رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری کی نقول، کچھ پرانے سِکّے اور قراردادِ پاکستان کی کاپی بھی محفوظ تھی۔

اس مقبرے کا تعمیراتی ڈیزائن ایک ہندوستانی ماہرِ تعمیرات مسٹر یحییٰ مرچنٹ نے تیار کیا، یہ مقبرہ دائرہ نما سادہ گنبد کے ساتھ چوکور نقشے پر تعمیر کیا گیا ہے، 54 مربع میٹر چوڑے اور 13 فٹ اونچے بلند پلیٹ فارم پر واقع ہے جو تانبے کی باڑ سے گھرا ہوا ہے۔ عمارت کا اندرونی اور بیرونی حصّہ سفید سنگِ مرمر سے مزیّن ہے جس کے چاروں اطراف میں خمیدہ مُوریش (Moorish) محراب ہیں۔ چاروں دیواریں ہر سمت سے قدرے مخروطی ہیں جن کے داخلی دروازوں پر تنگ مُوریش محراب نظر آتے ہیں۔ عمارت کا مرکزی ڈھانچہ بڑے پارک کے اندر بنایا گیا ہے۔ اس پارک کے اندر مقبرے کے داخلی دروازے تک ایک تسلسل کے ساتھ پندرہ فوارے نصب کیے گئے ہیں۔

پارک کی دیگر تین اطراف بھی چبوترے نما راستوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔ عمارت کا بیرونی ڈھانچہ ایرانی سامانیان طرز کے مقبروں کی تعمیر سے متاثر ہے۔

مقبرے کے اندرونی حصّے میں پانچ قبریں ہیں، تین قبریں شمال سے جنوب کی سمت ایک قطار میں ہیں۔ شمالی جانب کی قبر پاکستان کے پہلے وزیرِ اعظم لیاقت علی خان کی ہے اور دوسری مرکزی قبر نورالامین کی ہے جو پاکستان کے نائب صدر تھے اور تیسری جانب جنوب میں برطانوی راج کے بعد پنجاب کے پہلے گورنر عبدالرّب نشتر دفن ہیں۔

انتہائی شمال میں محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی بہن محترمہ فاطمہ جناح مدفن ہیں۔ محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی قبر ہال کے بیچ میں واقع ہے جو ایلومینیم کی آرائشی باڑ سے گھری ہوئی ہے۔ فاطمہ جناح کی قبر کے اوپری حصّے کو سیاہ پھولوں کے ڈیزائن سے سجایا گیا ہے اور باقی تین قبور کو سادہ اطالوی سفید سنگِ مرمر سے بنایا گیا ہے۔

Web version of PCTB textbooks

محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے تابوت کو ٹرپل بیس (Tripple Base) پر رکھا گیا ہے، جسے عربی خطاطی کے نوِشتہ جات اور سفید سنگِ مرمر پر بنائے گئے کورینتھین پتوں سے مزّین کیا گیا ہے۔ اُوپری حصّے کی ساخت باہر کی جانب اُبھرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ مقبرے کی اندرونی دیواریں سنگِ مرمر کی سفید ٹائلوں سے مزین ہیں جنھیں جیومیٹریکل پیٹرن اور ہیرے کی شکل میں کاٹ کر لگایا گیا ہے۔ گنبد کے نچلے حصے جسے نیک آف ڈوم (Neck of Dome) کہا جاتا ہے، کے چاروں طرف تین تین گول ماتھا محرابیں بنائی گئی ہیں، گنبد کی اندرونی چھت پر نیلا رنگ لگایا گیا ہے جبکہ اس کے درمیان قبر کی سیدھ میں ایک خوب صورت کرسٹل فانوس آراستہ کیا گیا ہے۔ یہ فانوس عوامی جمہوریہ چین نے تحفے میں دیا تھا۔ نچلی جانب دروازوں کو چھوڑ کر اوپری طرف بڑی موریش محرابیں جیومیٹریکل پیٹرن میں بنی ہوئی لکڑی کی جالی سے ڈھکی ہوئی ہیں۔

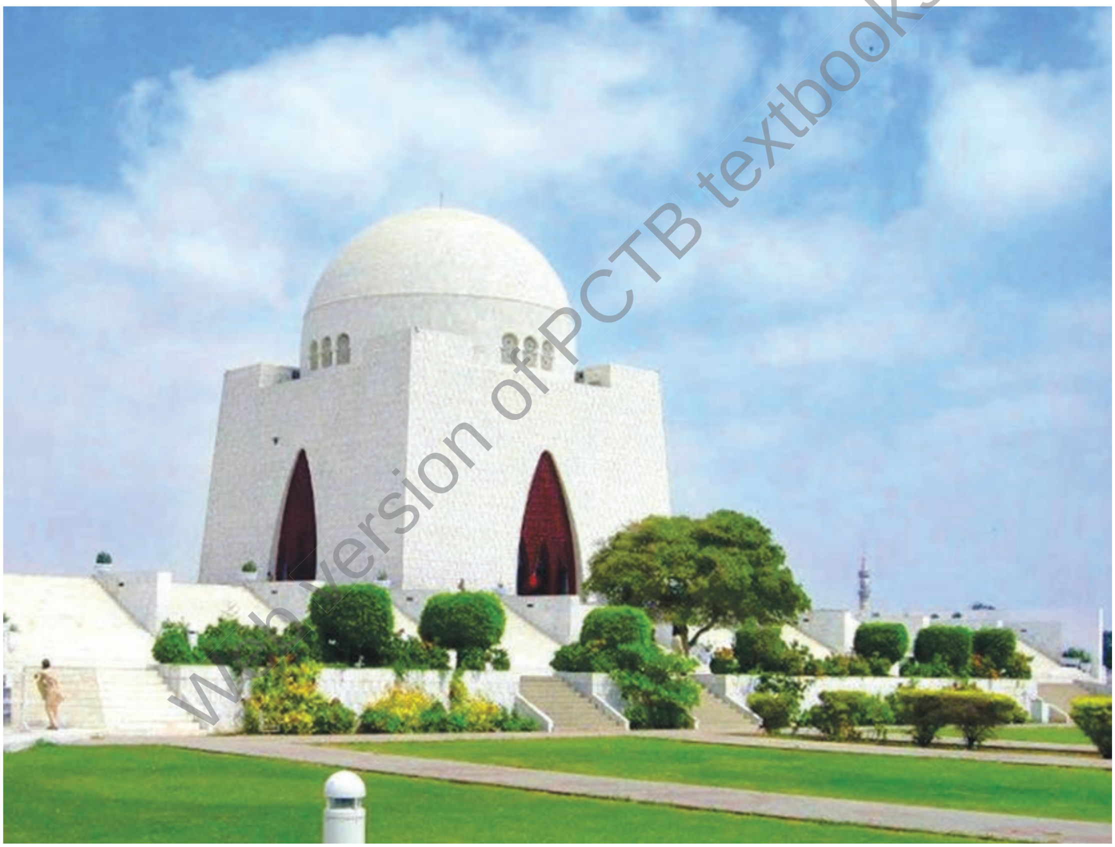

شکل 5.17: قائداعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) کا مقبرہ

مقبرے کا احاطہ پُرامن اور پُرسکون ہے کراچی شہر کی ہلچل کو دیکھ کر آنے والے سیاحوں کے لیے کشش کا باعث ہے۔ لوگ یہاں سیر کے لیے آتے ہیں دن میں اس جگہ کے سکون سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور رات کے وقت چاروں اطراف سے روشنیوں سے جگمگاتی ایک شان دار عمارت ان کے لیے کشش کا باعث ہے۔ یومِ پاکستان 23 مارچ، 14 اگست یومِ آزادی، مسٹر جناح کے یوم پیدائش اور یومِ وفات پر لوگ یہاں

Web version of PCTB textbooks

خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے مزار پر حاضری دیتے ہیں۔

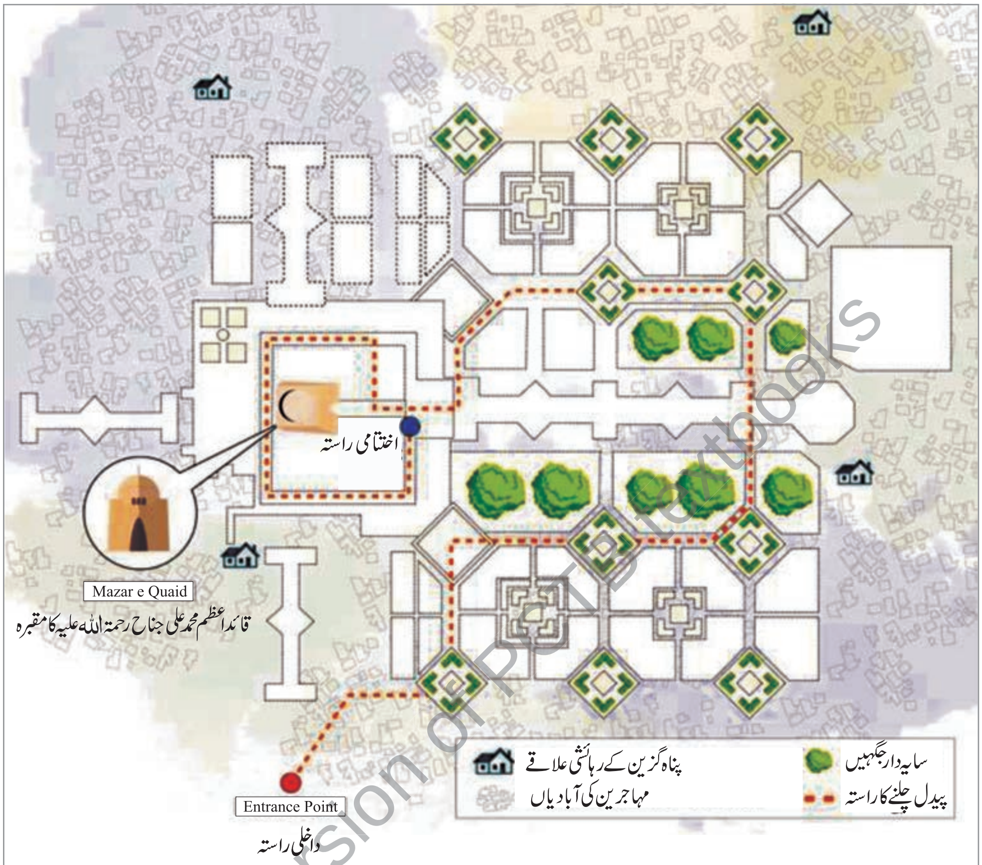

شکل 5.18: قائداعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) کے مقبرے کا نقشہ

شکل 5.19: قائدِاعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) کی تربت پر لگے سنگِ مرمر پر خطاطی اور پھولدار ڈیزائن

Web version of PCTB textbooks

شکل 5.20: قائداعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) کی تربت کے اردگرد لگی خوبصورت باڑ

شکل 5.21: قائداعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح کی تربت

شکل 5.22: مقبرے کے اندرونی حصّے کی دیواروں پر تزئین و آرائش

Web version of PCTB textbooks

شکل 5.23: مقبرے کے اندر سے بڑی بڑی مُوریش طرز کی بنی محرابیں نظر آرہی ہیں جو کہ اوپر کی جانب جالی سے ڈھکی ہوئی ہیں۔

Web version of PCTB textbooks

5.6 مینارِ پاکستان

مینارِ پاکستان ایک منفرد مینار ہے یہ مینار 23 مارچ 1940ء کو پیش کی جانے والی آل انڈیا مسلم لیگ کی قراردادِ لاہور کی یاد میں تعمیر کیا گیا۔ اسے منٹو پارک (موجودہ گریٹر اقبال پارک) میں بنایا گیا کیوں کہ یہ ہی وہ مقام ہے جہاں یہ تاریخی واقعہ پیش آیا۔ اس مینار کا ڈیزائن اور فنِ تعمیر مغلیہ اور ہم عصری فن کا حسین امتزاج ہے۔ مینار کے رُوبہ رُو مغلیہ خاندان کا عظیم شاہ کار بادشاہی مسجد بھی واقع ہے۔ مینارِ پاکستان 1960ء سے 1968ء کے دوران میں مغربی پاکستان کے گورنر اختر حسین کے مطالبے پر معمار ناصرالدین مورت خان، سٹرکچرل انجینئر اے رحمٰن نیازی اور میاں عبدالخالق کی کنٹریکٹ کمپنی نے تعمیر کیا تھا۔

یہ مینار 24.26 فٹ اونچے گول شکل کے چبوترے پر کھڑا ہے۔ اس پلیٹ فارم پر زیادہ دائرہ نما تقسیم ہے جو مرکز میں چانداور ستارے کی شکل بناتی ہے جس کے عین اوپر مینار کی بنیاد پنکھڑیوں کی شکل میں شروع ہوتی ہے۔ مینار کی اوپری ساخت سطحِ زمین سے کل 230 فٹ بلند ہے۔ مینار کی بنیاد چار پلیٹ فارمز پر مشتمل ہے جدوجہدِ آزادی کی عاجزانہ شروعات کی نشان دہی کے لیے پہلا چبوترا ٹیکسلا سے لائے گئے بغیر تراشے ہوئے پتّھروں سے بنایا گیا ہے، دوسرا ہتھوڑے سے کٹے پتّھروں سے جب کہ تیسرا چھینی سے تراشے گئے پتّھروں سے بنایا گیا ہے، چوتھے اور آخری چبوترے پر سفید سنگِ مرمر تحریکِ پاکستان کی کام یابی کی عکاسی کرتا ہے۔

پنکھڑیوں کی مانند دائرہ نما بنیاد میں مکمل طور پر جدید طرز کا ایک ہوادار محراب ہے جو مرکزی سیڑھی اور لفٹ والے مقام کی طرف جاتا ہے، یہ مرکزی جگہ ایک دائرہ نُما دیوار سے گھری ہوئی ہے جس میں لکڑی کے مستطیل دروازے اور سنگِ مرمر کے بیرونی حصے پر اردو، بنگالی اور انگریزی زبان میں تحریریں ہیں۔ تحریر شدہ نوِشتہ جات میں اللہ کے ننانوے نام، قراردادِ لاہور کا متن، قومی ترانہ، محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر اور قرآنِ پاک کی متعدد آیات شامل ہیں۔ پنکھڑیوں کی شکل میں بنائے گئے بنیادی حصے کی اندرونی سطح کو ہیرے نُما اور مربع شکل کے ڈیزائن سے سجایا گیا ہے یہ ڈیزائن بھوری اور سرمئی ٹائلوں کا ایک انوکھا مرکّب ہے جسے گلاس اور سفید ماربل کے گرِڈ کے اندر پیوست کر کے حاصل کیا گیا ہے۔ براؤن ٹائلوں میں چار پنکھڑیوں کا جیومیٹریکل ڈیزائن ہے اور سرمئی ٹائل جدید نوعیّت کے ڈیزائن سے مزیّن ہے۔ فرش گہرے سرمئی سنگِ مرمر سے بنایا گیا ہے جس میں سفید سنگِ مرمر کی لکیریں اور پُھولوں کے نمونے ہیں۔ پنکھڑیوں کی شکل میں بنا ہوا بنیادی حصّہ خطّے میں مسلم اتّحاد کے عروج اور الگ آزاد ریاست کے حصول کی کام یابی کی علامت ہے۔

Web version of PCTB textbooks

شکل 5.24: مینارِ پاکستان، لاہور

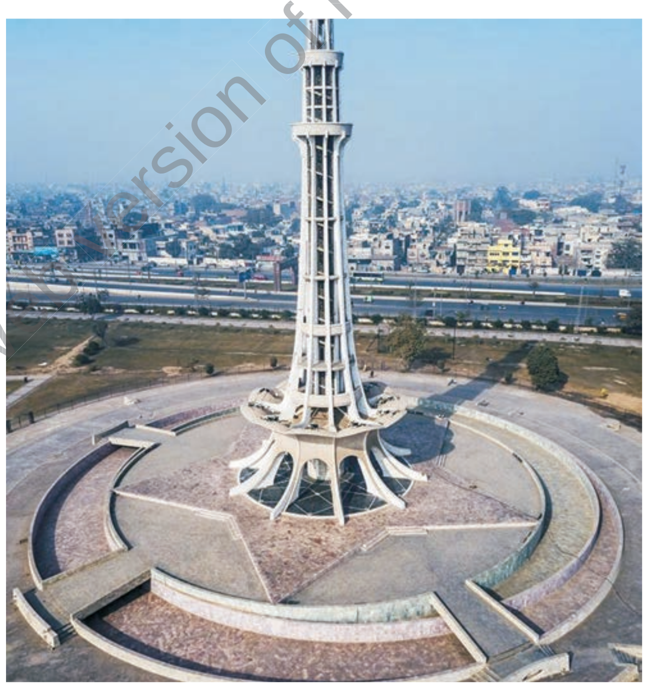

شکل 5.25: مینارِ پاکستان کا بنیادی نقشے سے لے کر اُوپر کے حصّے کا ڈیزائن جس میں گول چبوترا اور چاند تارے نما مرکزی حصہ واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے

WEB version of PCTB textbooks

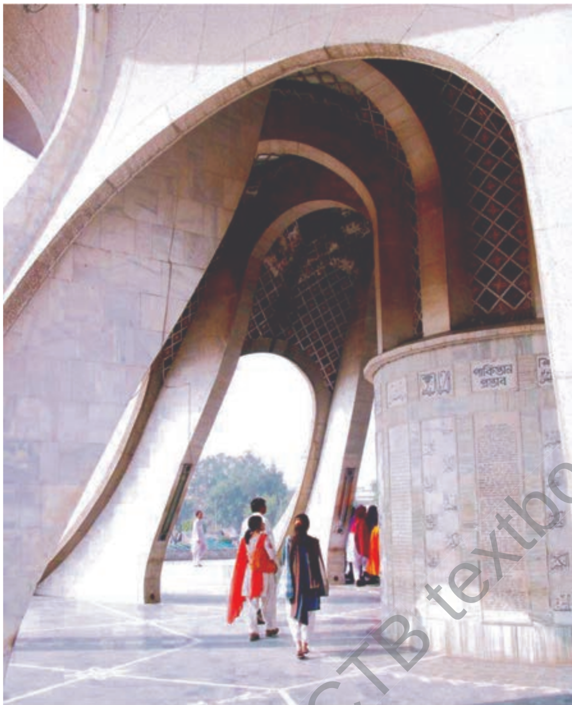

شکل 5.26: پھول کی پتّیوں نما بنیادی حصّے کا اندرونی منظر اور اندر لکھی گئی تحریریں اور چھت پر لگی بھوری اور سرمئی ٹائلز

شکل 5.27: ٹائلز اور ان کے درمیان گلاس کا استعمال

Web version of PCTB textbooks

شکل 5.28: فرش کے ڈیزائن کی تفصیل

شکل 5.29: اندرونی چھت کے ڈیزائن کی تفصیل